سیرۃ النبی ﷺ میں بے روزگاری سے متعلق رہنمائی

ارشد عزیز[1]

ABSTRACT:

Unemployment is a situation in which mostly people are desire and able to do work, but unfortunately jobs are not present in their country according to their qualifications. Its types are frictional, structural, cyclical, seasonal and long term unemployment. Its reasons are wars, Capitalism, industrial and seasonal changes and decrease of effective demand and capital. Its damages are international conflicts and disappointment in society. Classical economists said that general unemployment did not occur. Kane was the first economist who said that logically unemployment is possible.

According to Seerat-e- Tiyaba Allah gave money to his prophet. After migration to Medina, Holy Prophet Hazrat Muhammad solved the problem of unemployment through brother hood .In a long sayings of Holy Prophet he said his companion to work with hands. He appreciated trade and hard work. He condemned begging. He created a job for prisoners after the battle of Badar. Unemployed person can start their own business through the aid of Zakat and sadaqat.

Unemployment is involve in errors of Capitalism. Capitalism based on interest. Holy Prophet said that interest is a great sin. Interest destroy the society.Unemployment is the social problem of our country. Our Government can get guideline from teachings of Holy Prophet(PBUH) to solve this problem.

بے روزگاری کا تعارف:

عربی زبان میں بے روزگاری کے لئے "البِطَالَۃَ" کا لفظ مستعمل ہے، جس کے معنی بیکاری اور کام سے فراغت کے ہیں۔[2]

---

1. لیکچرر گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میانوالی

2. عبدالحفیظ بلیاوی، ابوالفضل مولانا، مصباح اللغات (ملتان: مکتبہ امدادیہ، ۱۹۵۰ء) ص: ٦٤

ہر وہ آدمی جو دنیااور آخرت کی بھلائی کے لئے کوئی مفید کام نہ کرے اسے " بَطَّال "اور " ذوبِطَالَةٍ" کہاجاتاہے۔[3]
بعض مرتبہ یہ "بَطَلَ "سے فاعل اور بعض اوقات اس کامصدر بَطَلًاور بَطُلَ سے آتاہے۔

بَطُلَ دمه کا معنی ہے: خون کا رائیگاں جانا۔

بَطَلٌ بہادر جو موت سے نہ ڈرے، ایسے آدمی کے خون کو رائیگاں سمجھ کر یہ لفظ اس پر بولا جاتاہے۔ شاعر نے کہاہے:

فَقُلْتُ لَهَا لَا تَنْكَحِيْهِ فَاِنَّهٗ   لِاَوَّلِ بَطَلٍ اَنْ تُلَاقِی مَجْمَعًا

میں نے اس سے کہا کہ اس سے نکاح مت کیجیے کیونکہ وہ لڑائی میں بہادر کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔

اس معنی کے لحاظ سے بَطَلٌ فَعَلٌ کے وزن پر مَفْعُوْلٌ کے معنی میں ہے یعنی وہ جس کا خون رائیگاں جانے والا ہو۔ یہ بھی ہو سکتاہے کہ فَعَلٌ بمعنی فاعل ہو کیونکہ وہ اپنے دشمن کے خون کو رائیگاں کر دیتاہے۔ بَطَّال یعنی یہ بَطَالَۃٌ(بیکاری) سے منسوب ہے۔ محاورہ ہے: ذَهَبَ دَمُه بُطْلًا :اس کا خون رائیگاں گیا۔[4]

نحم کے تحت لغت کی معروف کتابوں میں جاہلی شاعر اور صاحب معلقہ طرفة بن العبد کا یہ شعر لکھاہواہے:

ارى قبر نحَّامٍ بخيلٍ بمالِه   كقبر غَوِىّ فى البَطَالَةِ مُفْسِدِ [5]

میں کنجوس اپنے مال پر بخل کرنے والے کی قبر، گمراہ، بے روزگار (لہو ونشاط) اور اپنے مال کو بگاڑنے والے انسان کی قبر کے مثل دیکھتاہوں۔

لغت عرب کے اقتصادی ماہرین نے بطالة(Unemployment) کی انگریزی تعریف کا عربی میں ترجمہ کر دیاہے۔ لہذا اس کی اصل تعریف وہی ہے جو انگریزی زبان میں کر دی گئی ہے۔

انگریزی زبان میں بے روزگاری کے لئے "Unemployment" کا لفظ مستعمل ہے۔ اس کے معنی ہیں:

The state of being unemployed or not having a job:

- The rate of unemployment is an indicator of the health of an economy.
- Unemployment is a serious social evil= jobless.[6]

3۔ راغب اصفہانی، امام، مترجم مولانا محمد عبدہ، مفردات القرآن (لاہور: اہل حدیث اکادمی، ۱۹۷۱ء) ص: ۱۰۰

4۔ راغب اصفہانی، امام، مترجم مولانا محمد عبدہ، مفردات القرآن (لاہور: اہل حدیث اکادمی، ۱۹۷۱ء) ص: ۱۰۰

5۔ علی بن اسماعیل، المعروف بابن سیدہ، محقق الدکتور عبدالحمید ہنداوی، المحكم والمحيط الاعظم (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۰) ج: ۳، ص: ۲۹۱

ترجمہ: بے روزگاری یا نوکری نہ ہونے کی حالت: بے روزگاری کی شرح ایک معیشت کی صحت کا اشارہ ہے۔ بے روزگاری ایک سنجیدہ معاشرتی برائی ہے=نوکری کے بغیر۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں اس کی تعریف میں لکھا ہے:

> "Unemployment, the condition of one who is capable of working, actively seeking work, but unable to find any work. It is important to note that to be considered unemployed a person must be an active member of the labour force and in search of remunerative work.

> بے روزگاری، ایک ایسے شخص کی حالت جو کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، سرگرمی سے کام تلاش کرتا ہے، لیکن کوئی کام تلاش کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بے روزگار سمجھے جانے کے لئے فرد کو مزدور قوت کا ایک مستقل ممبر اور اجرت کے کام کی تلاش میں ہونا چاہئے۔[7]

غرض بے روزگاری ایک کیفیت کا نام ہے، جس میں ان افراد کی تعداد زیادہ ہوتی ہے جو کام کرنے کے قابل اور خواہشمند ہوتے ہیں، لیکن ان کی تعلیمی قابلیت، صلاحیت اور کارکردگی کے معیار کے مطابق کام نہیں ملتا۔

قرآن مجید میں بے روزگار کے لئے "محروم" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ.[8] "اور ان کے مال و دولت میں سائلوں اور محروم لوگوں کا (باقاعدہ) حق ہوتا تھا۔

مفسرین نے محروم کی تشریح بے روزگار سے کی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور مجاہدؒ کا قول ہے:

> هو المحارف الذى ليس له فى الاسلام سهم ـيعنى : لاسهم له فى بيت المال ،ولا كسب له ولا حرفة يتقوت منهاوقالت ام المومنين عائشة :هو المحارف الذى لا يكاد يَتَيَسَّرُ لَهُ مَكْسَبُهُ. وَقَالَ الضَّحَّاكُ: هُوَ الَّذِي لَا يَكُونُ لَهُ مَالٌ إلا ذهب، قضى الله له ذلك۔وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ: جَاءَ سَيْلٌ بِالْيَمَامَةِ فَذَهَبَ بِمَالِ رَجُلٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ: هَذَا الْمَحْرُومُ.وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْضًا، وَسَعِيدُ بْنُ المسيَّب، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَنَافِعٌ -مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ-وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ (الْمَحْرُومُ) : الْمُحَارِفُ[9].

---

6 - Word Web,mobile application(Google play store)see under unemployment.

7 - www.britannica.com/Unemployment (LastUpdated:Aug۳۰ ,۲۰۱۹)

8 - الذّريات ۵۱: ۱۹

9 - امام ابن كثير ،تحقيق۔ا۔د۔حكمت بن بشير ،تفسير القرآن العظيم (دمام :دارابن الجوزيه ،۱۴۳۱،ج:۷،ص:۳۳۔۳۲

''محروم وہ ہے جو طلب رزق میں ناکام اور محروم ہو جس کے لئے اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو یعنی جس کا کوئی حصہ بیت المال میں نہ ہو، خود اس کے پاس کوئی کام کاج نہ ہو، صنعت و حرفت یاد نہ ہو جس سے روزی کما سکے۔ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ کچھ سلسلہ مال کمانے کا کر رکھا ہے لیکن اتنا نہیں پاتے کہ انہیں کافی ہو جائے۔ حضرت ضحاک فرماتے ہیں: وہ شخص جو مالدار تھا لیکن مال تباہ ہو گیا، اللہ نے اس کے لئے یہی فیصلہ کیا ہے۔ اور ابو قلابہ نے کہا: یمامہ میں جب پانی کی طغیانی آئی اور ایک شخص کا تمام مال اسباب بہالے گئی تو ایک صحابی نے کہا: یہ محروم ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، سعید بن مسیب، ابراہیم نخعی اور نافع جو حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام ہیں اور عطا بن ابی رباح نے محروم کے معنی طلب رزق میں ناکام شخص کے بیان کئے ہیں۔''

برصغیر کے دو عظیم مفسرین سید ابوالاعلی مودودیؒ اور مولانا ابوالکلام آزادؒ نے مسکین کی تفسیر میں بے روزگار کو بھی شامل کیا ہے۔ سید ابوالاعلی مودودی ''مسکین'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ تمام غریب بچے جو ابھی کمانے کے قابل نہ ہوئے ہوں اور اپاہج، بوڑھے جو کمانے کے قابل نہ رہے ہوں اور بے روزگار یا بیمار جو عارضی طور پر کمانے سے معذور ہو گئے ہوں مسکین ہیں۔[10]

مولانا ابوالکلام آزاد اپنی تفسیر ''ترجمان القرآن'' میں مسکینکی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قوم کے تمام ایسے افراد جن پر وسائل معیشت کی تنگی کی وجہ سے معیشت کے دروازے بند ہو رہے ہوں اور اگرچہ وہ خود پوری طرح ساعی (کوشش کرنے والے) ہوں لیکن نہ تو نوکری (روزگار) ملتی ہو نہ کوئی اور راہ معیشت نکلتی ہو یقیناً مساکین میں داخل ہیں۔[11]

بے روزگاری کی اقسام:

بے روزگاری کو ہم چند اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں:

10۔ سید ابوالاعلی، مودودی، قرآن کی معاشی تعلیمات (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، ۱۹۸۴ء) ص: ۵۵

11۔ احمد، ابوالکلام آزاد، ترجمان القرآن (لاہور: مبارک علی تاجر کتب، س ن) ج: ۶، ص: ۱۲۹

1۔کشمکشی بےروزگاری:(Frictional Unemployment)

یہ قدرتی عارضی اور وقتی بے روزگاری ہے جو ایک روزگار سے دوسرے روزگار کی طرف منتقل ہوتے وقت پیش آتی ہے۔

مارکیٹ اکانومی میں کچھ کمپنیاں مختلف وجوہات کی بنیاد پر ختم ہونے لگ جاتی ہیں ۔ان وجوہات میں پرانی ٹیکنالوجی، ناقص انتظامات، اچھاانتظام جو غلط فیصلہ کرنے پر واقع ہوا ہو، صارف کے ذائقہ میں تبدیلی، مشترکہ کاروبار کی مصنوعات کی کمی مطلوب ہوتی ہے۔اسی طرح ایک بڑا گاہک معاہدہ ختم کردیتا ہے اور ملکی یا غیر ملکی حریف مقابلے میں کاروبار شروع کردیتاہے۔اس کے برعکس دوسری کمپنیاں مختلف وجوہات کی بنیادپر اپنا کاروبار اچھا کریں گی اور مزید ملازموں کا تقرر کرتے نظر آئیں گی۔ مکمل دنیامیں وہ تمام لوگ جو اپنی نوکری کھودیتے ہیں وہ فورا نئی نوکری تلاش کرلیتے ہیں۔تاہم حقیقی دنیامیں اگر نوکری تلاش کرنے والوں کی تعداد آسامیوں کی تعداد کے برابر ہے تو یہ نئی نوکریوں کو تلاش کرنے میں انٹرویواور اعدادوشمار وغیرہ کے لئے وقت لے گا۔اگرچہ نئی نوکری اچھا ملاپ ہو یاشاید گھر بیچنااور نیا خریدنا پڑے ایک نئی نوکری کے قریب ہونے کے لئے۔ماہرین اقتصادیات کہتے ہیں:

کشمکشی بےروزگاری دریں اثناءواقع ہوتی ہے جب مزدور دونوکریوں کے درمیان حرکت کرتا ہے۔

موروثی طور پر کشمکشی بےروزگاری بری نہیں ہے۔بلاشک وشبہ یہ قابل ترجیح ہوگا کہ وہ لوگ جو نوکری کھوچکے ہیں ان کے لئے فوراًنئی ملازمتیں پیدا کی جائیں۔لیکن حقیقی دنیامیں یہ ممکن نہیں ہے۔ کشمکشی بےروزگاری اور بےروزگاری کی قدرتی شرح موجودہ آبادی کی عمر پر انحصار کرتی ہے۔[12]

2۔ساختمانی بےروزگاری:(Structural Unemployment)

ساختمانی بےروزگاری کی مقدار، بےروزگاری کی قدرتی شرح کو متاثر کرتی ہے۔ساختمانی بےروزگار وہ افراد ہیں جو کوئی روزگار اور نوکری نہیں رکھتے۔کیونکہ وہ لیبر مارکیٹ میں قابل قدر مہارتوں میں ناقص ہیں۔یا تو طلب ان کی مہارتوں سے دور منتقل ہوگئی ہے یا انہوں نے کوئی مہارت سیکھی ہی نہیں ہے۔

کچھ لوگ حیران ہوں گے کہ ٹیکنالوجی ساختی بےروزگاری کا سبب ہے ۔ماضی میں نئی ٹیکنالوجیز نے کم ماہر ملازمین کو کام سے باہر نکال دیا۔لیکن اسی وقت انہوں نے نئی ٹیکنالوجیز کو استعمال کرنے کے لئے انتہائی ماہر مزدوروں کی طلب پیدا کی ہے۔ساختمانی بےروزگاری کو کم کرنے کے لئے تعلیم ایک کلید کے طور پر دکھائی دیتی ہے۔ساختمانی

---

[12] - Steven A Green Law and others,Principles of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:205

بے روزگار افراد جو تعلیمی اسناد رکھتے ہیں وہ دوبارہ تربیت حاصل کریں گے۔ایسے افراد جو کم تعلیم یافتہ ہیں اور کوئی مہارت نہیں جانتے ان کے لئے روزگار کے ذرائع مزید محدود ہیں۔[13]

3۔دوری بے روزگاری (Cyclical Unemployment)

کساد بازاری کی وجہ سے بے روزگاری میں اضافہ دوری بے روزگاری کہلاتا ہے۔ماہرین اقتصادیات بے روزگاری میں مختلف حالتوں کا ذکر کرتے ہیں کہ معیشت وسعت سے کساد بازاری کی طرف اور کساد بازاری سے وسعت کی طرف تحریک کا سبب بنتی ہے۔یہی کاروباری چکر دوری بے روزگاری کا سبب ہے۔[14]

4۔موسمی بے روزگاری(Seasonal Unemployment)

بعض صنعتیں اور کاروبار خاص موسموں سے وابستہ ہوتے ہیں۔دوسرے موسموں میں یہ کاروبار بے کار ہو جاتے ہیں۔مثلاً برف کا کارخانہ صرف گرمیوں میں کام کرے گا۔اسی طرح اونی کپڑوں اور چینی کی ملیں خاص موسموں میں کام کرتی ہیں۔ان کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور باقی موسموں میں بے روزگار ہو جائیں گے۔

5۔طویل مدتی بے روزگاری: (Long term Unemployment)

یہ بے روزگاری ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے جو 27 ہفتوں سے زیادہ وقت ملازمت کی تلاش میں گزارتے ہیں۔اس کے اثرات تباہ کن ہیں۔بہت سے آجر کسی کو مزدور نظر انداز کرتے ہیں جو لمبے عرصے سے ملازمت تلاش کر رہا ہو۔جذباتی اور مالی اخراجات بہت نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ معاشی بحران سے پہلے یا اس سے پیشگی کساد بازاری کے مقابلہ میں بے روزگاروں کی زیادہ فیصد اس زمرے میں آتی ہے۔

6۔مخفی بے روزگاری(Disguised Unemployment)

بعض افراد پر ملازم، بے روزگار یا لیبر فورس سے باہر کی کیٹیگری کا لیبل نہیں لگا ہوتا۔یہ لوگ جزوقتی یا عارضی نوکریاں کرتے ہیں۔نیز وہ کل وقتی اور مستقل ملازمت کی تلاش میں ہوتے ہیں تاکہ وہ ملازم شمار ہو سکیں۔وہ اپنی چاہت اور ضرورت کے مطابق ملازم نہیں ہوتے۔اضافی طور پر وہ افراد ہیں جو ملازم کے تحت ہیں۔اس میں وہ بھی شامل ہیں جو تربیت یافتہ یا کام کی ایک سطح یا قسم کے لئے ماہر ہیں۔لیکن وہ کم اجرت کی نوکری یا کسی ایسے فرد کے لئے کام کر رہے ہیں جو ان کی مہارتیں استعمال نہیں کر سکتا۔مثلاً ایک فرد کے بارے میں غور کریں جو مالیات میں کالج ڈگری رکھتا ہے۔وہ ایک سیلز

---

13 - Steven A Green Law and others,Principles of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:205

14 - Steven A Green Law and others,Principles of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:204

کلرک کے طور پر کام کر رہا ہے، ملازم کے تحت ہے۔ایسے تمام افراد خفیہ بے روزگاری کی اصطلاح کی کی چھتری تلے پناہ تلاش کرتے ہیں۔ایسے مزدور جن کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، جنہوں نے ملازمت کی تلاش روک دی ہے اور اس وجہ سے وہ مزید بے روزگار شمار نہیں کئے جائیں گے وہ بھی اس گروپ کا حصہ ہوں گے۔[15]

پاکستان میں مخفی بے روزگاری زیادہ تر زرعی شعبہ میں پائی جاتی ہے۔

بے روزگاری کے اسباب:

کسی مسئلے کے حل کے لئے اس کے اسباب تلاش کرنا ضروری ہیں۔بے روزگاری اتنا ہی قدیم مسئلہ ہے جتنی انسانی تاریخ قدیم ہے۔اس لئے کہ حضرت آدمؑ کی خلافت ارضی سے انسان کا بنیادی مسئلہ روزگار کی تلاش رہا ہے۔لیکن اس روزگار کی تلاش میں ہمیشہ اسے مسائل اور رکاوٹوں کا سامنا رہا ہے۔یہی مسائل اور رکاوٹیں بے روزگاری کے اسباب ہیں۔

بے روزگاری کے قدیم اسباب میں جنگ و جدل ،لوٹ مار، قتل وغارت گری، جلاوطن کیا جانا، سود کا کاروبار وغیرہ شامل ہیں۔جبکہ جدید اسباب میں سرمایہ دارانہ نظام، موسمی اور صنعتی تغیرات، موثر طلب کی کمی، سرمائے کی کمی، فنی مہارت میں کمی، آبادی میں اضافے کے تناسب سے روزگار کی فراہمی کا نہ ہونا اور زرعی شعبے کی کمزوریاں ہیں۔

آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔نت نئی ایجادات سے نئی چیزیں ایجاد جبکہ پرانی چیزیں ختم ہو رہی ہیں۔نئی چیزوں کے استعمال میں اضافہ جبکہ پرانی چیزوں کی طلب کم ہو رہی ہے۔جس سے نئی صنعتوں کا قیام اور پرانی صنعتوں کا خاتمہ ہو رہا ہے۔اس طرح مزدوروں کی ایک صنعت اور مقام سے دوسری صنعت اور مقام کی طرف منتقلی ہوتی ہے۔اس منتقلی سے تقاضے پورے نہیں ہوتے جو بے روزگاری کا سبب ہیں۔

ماہر معاشیات پروفیسر کینز نے موثر طلب کی کمی کو بے روزگاری کی اہم وجہ قرار دیا ہے۔کسی ملک کے سرمایاتی وسائل کی مدد سے پیدا کی جانے والی اشیا کی مقدار ان کی موثر طلب سے زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے ساری رسد کی نکاسی نہیں ہوتی۔نتیجتاً مل مالکان کارخانوں کی پیداوار کم کر دیتے ہیں۔اس طرح مزدور اور کچھ دوسرے عاملین پیدائش بے روزگار ہو جاتے ہیں۔

ترقی پذیر ممالک میں جدید ٹیکنالوجی پر مشتمل مشینوں کا استعمال کرنے کے لئے بہت زیادہ سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن اگر کسی ملک میں سرمایہ کم اور ورکرز زیادہ ہوں تو بے روزگاری پیدا ہو جائے گی۔

---

[15] - Steven A Green Law and others,Principles Of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:203

کم ترقی یافتہ ممالک کے زیادہ تر افراد فنی مہارتوں سے محروم ہیں۔وہ کسی فن میں تربیت یافتہ نہیں ہوتے۔جدید معاشی نظام ایسے افراد کے لئے کام کے مواقع فراہم نہیں کرتا۔اس لئے وہ بے روزگاری کا شکار ہیں۔

ماہرین کے مطابق کم ترقی یافتہ ممالک میں آبادی میں اضافے کے تناسب سے کام کے مواقع پیدا نہیں ہوتے۔ مثلاً پاکستان میں آبادی میں اضافے کی رفتار تین فیصد سالانہ ہے۔اس طرح ہر سال تقریباً اڑتیس لاکھ افراد کا اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن کارآمد لوگوں کی تعداد کے مطابق ملازمتیں نہیں ہیں۔اس لئے کئی پاکستانی بیرون ملک نوکری کرنے پر مجبور ہیں۔[16]

اسلامی معاشیات کے ماہر سید ابوالاعلی مودودی بے روزگاری کو سرمایہ دارانہ نظام کی خرابیوں کا تسلسل قرار دیتے ہیں۔وہ جدید سرمایہ داری نظام میں بہتری کی غرض سے کی جانے والی تبدیلیوں، اضافے اور اصلاحات کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

> " لیکن ان تمام تغیرات، ترمیمات اور اصلاحات کے باوجود ابھی تک نظام سرمایہ داری کے بنیادی عیوب جوں کے توں باقی ہیں۔ابھی تک بے روزگاری کا استیصال نہیں ہو سکا ہے۔بلکہ زمانہ جنگ کے سوا دوسرے تمام حالات میں یہ ایک مستقل مرض ہے جو نظام سرمایہ داری کے تحت سوسائٹی کو لگا رہتا ہے۔امریکہ جیسے ملک میں جس کی صنعت و حرفت اور پیداوار دولت آسمان عروج کو پہنچی ہوئی ہے، جنگی مشاغل کم ہوتے ہی ۳۲ لاکھ سے زیادہ آدمی بیکار ہو گئے۔اپریل و مئی ۱۹۴۹ء کے درمیان ان کی تعداد بڑھتے بڑھتے ۳۵لاکھ سے اوپر ہو گئی اور جون میں چالیس لاکھ تک جا پہنچی۔ تجارت و صنعت کی گرم بازاری کا زمانہ ہو یا سرد بازاری کا زمانہ بے روزگاری کم و بیش ہر حال میں نظام سرمایہ داری کی جزو لاینفک بنی رہتی ہے۔"[17]

کساد بازاری بے روزگاری کا ایک اہم سبب ہے۔کینز کے نظریات پر مبنی معاشی نمونہ واضح کرتا ہے کہ مانیٹری اور مالی پالیسی کے ذرائع دستیاب ہیں۔ایک وسیع مانیٹری پالیسی کو چلانے کے لئے، رقم اور قرضوں کی مقدار میں اضافہ کرنے کے لئے، شرح سود کو نیچے کھینچنے کے لئے اور مجموعی طلب کو بڑھانے کے لئے، کساد بازاری سے معاملہ کرنے والے مانیٹری

---

[16]۔ محمد منظور علی شیخ،اصول معاشیات(لاہور:علمی کتب خانہ ۱۹۹۹۔۱۹۹۸)ص ۵۵۰۔۵۵۲

[17]۔ سید اَبوالاعلی مودودی،اسلام اور جدید معاشی نظریات(لاہور:اسلامک پبلی کیشنز ۲۰۰۱ء)ص:۶۷

پالیسی کے نسخے بالکل سیدھے ہیں۔کساد بازاری میں عموماافراط زر کے بند ہونے کا خطرہ نسبتاکم ہوتاہے۔ یہاں تک کہ ایک مرکزی بینک،جیساکہ افراط زر سے لڑنااس کی اولین ترجیح ہے، عمومی طور پر شرح سود میں کمی کا کچھ جواز پیش کر سکتاہے۔

یورپ میں بےروزگاری کی وجہ زیادہ تعداد میں پابندیاں اور قوانین ہیں ،جو فرمز کو مزدور رکھنے اور بےروزگاروں کونوکری تلاش کرنے میں حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔

غیر متوقع لیبر مارکیٹیں بھی بےروزگاری پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہیں۔کم آمدنی اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں ٹھوس تعداد ان مزدوروں کی ہے جو اپنی ضروریات خود مچھلی پکڑنے،کاشتکاری یا شکار کے ذریعے فراہم کرتے ہیں۔اس سلسلہ میں وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تجارت اور مبادلہ کرتے ہیں۔بعض اوقات خوراک اور پناہ حاصل کرکے اور بعض اوقات رقم کی صورت میں وہ مختصر وقتی یاایک دن کی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔اس طرح وہ یورپ اور امریکہ میں استعمال ہونے والی اصطلاح کے مطابق بےروزگار شمار نہیں ہوں گے۔لیکن نہ ہی وہ مستقل اجرت ادا کئے جانے والی نوکری کے ملازم ہوں گے۔[18]

بےروزگاری کے نقصانات:

دنیاکے اکثر ممالک(خواہ وہ ترقی پذیر ہیں یا ترقی یافتہ) میں بےروزگاری ایک سنگین مسئلہ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

بڑی کساد بازاری (دسمبر۲۰۰۷۔جون۲۰۰۹)کے نتیجے میں تقریبا آٹھ ملین امریکی نوکریاں ختم ہو چکی ہیں۔کساد بازاری کے آغاز پر بےروزگاری کی شرح پانچ فیصد تھی۔لیکن ۲۰۰۹ میں یہ دس فیصد ہوگئی۔یہ رپورٹ کساد بازاری کے ختم ہونے کے کئی ماہ بعد بیورو آف لیبر سٹیٹسٹکس نے پیش کی ۔کساد بازاری ختم ہونے کے چار سال بعد ۲۰۱۳ء میں بےروزگاری کی شرح ۷.۵ فیصد رہی۔۲۰۱۰ء کے آغاز میں ملازمتوں میں اضافہ شرع ہوا۔ستمبر ۲۰۱۵ء میں پانچ فیصد اور جنوری ۲۰۱۷ میں بھی اسی سطح پر برقرار رہی یا ہلکی پھلکی کم ہوئی۔بےروزگاری کاروباری سرگرمیوں کے پیچھے رہ جانے کی طرف اشارہ ہے۔بےروزگاری کی شرح میں کمی بالکل سست تھی۔اس کی شرح کساد بازاری کے بند ہونے کے چھ سال بعد بلند ہوئی۔یہ نوکریوں کی تعداد میں کم اضافے اور آبادی اور لیبر فورس کے سائز میں جاری اضافے کا مجموعہ ہے۔[19]

---

[18] - 16 Steven A Green Law and others,Principles of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:463،464

[19] - Steven A Green Law and others,Principles of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:189،190

پاکستان میں روزگار حاصل کرنے والی آبادی کی شرح پینتیس فیصد بیان کی جاتی ہے۔ جبکہ باقی آبادی روزگار سے محروم ہے۔اس طرح پاکستان میں بے روزگاری اپنی آخری حد تک پہنچ گئی ہے۔

بے روزگاری کی وجہ سے نازی جرمنوں اور اٹلی میں فاشسٹوں نے جنم لیا۔ جنہوں نے دنیا کو جنگ عظیم دوم میں الجھادیا۔امریکہ اور برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ممالک بے روزگاری کی زد میں ہیں۔ جنہوں نے بے روزگاری یا گذارہ الاؤنس کے ذریعے اس مسئلہ کی سنگینی کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ الاؤنس مسئلہ کا مستقل حل نہیں ہے۔[20]

سموئیل فلپس ہنٹنگٹن نے بے روزگاری کو عالمی تنازعات کے اسباب میں سے ایک اہم سبب قرار دیا ہے۔[21]

بے روزگاری کے ذریعے معاشرے میں مایوسی پھیل رہی ہے۔اس مایوسی کی وجہ سے نوجوان خودکشی کررہے ہیں۔ کئی ملکی وسائل ضائع ہوجاتے ہیں۔ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بے روزگاری سے انسان کی نفسیاتی اور جسمانی صحت خراب ہورہی ہے۔امریکہ، برطانیہ، یورپ اور خصوصا پاکستان میں بے روزگاری کے باعث کئی معاشی اور معاشرتی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔

بے روزگاری کی شرح معلوم کرنے کا طریقہ:

ایک معاشرے کے افراد کو درج ذیل گروپس میں تقسیم کریں۔

ملازم(Employed)جو تنخواہ کے لئے موجودہ کام کررہے ہیں۔

بے روزگار: (Unemployed)جو کام سے باہر لیکن فعال طور پر نوکری کی تلاش میں ہیں.

لیبر فورس سے باہر:(Out of LabourForce)جو اجرت کے بدلے کام کرنے سے باہر اور فعال طور پر نوکری کی تلاش میں نہیں ہیں۔

لیبر فورس: ملازم اور بے روزگاروں کی کل تعداد

بے روزگاری کی شرح=بے روزگار افراد100X۔[22]

کل لیبر فورس۔

ماہرین معاشیات کی طرف سے مسئلہ بے روزگاری کا حل:

20۔ حافظ غلام حسن، منہاج(لاہور: دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، جنوری تااپریل ۱۹۹۲ء)ج:۱۰، شمارہ ۱، ص:۲۷۴

21۔ سیموئل پی ہنٹنگٹن، مترجم عبدالمجید طاہر، تہذیبوں کا تصادم(لاہور: نگارشات پبلشرز، ۲۰۰۷ء)ص:۱۴۲

22 - Steven A Green Law and others,Principles of Macroeconomics 2ed(Texas,Openstax Rice Universty,2017)P:203

۱۹۳۰ء تک ماہرین معاشیات کا خیال تھا کہ کسی معاشی خرابی کی وجہ سے اکثر لوگ بے روزگار نہیں ہو سکتے۔ در حقیقت کلاسیکی ماہرین معاشیات روزگار کا عمومی معیار متعین کرنے والے امور کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔وہ بے روزگاری کے امکانات کے ساتھ اس خوش فہمی کا اظہار کرتے کہ عمومی بیش پیداوار یا افراط پیداوار کبھی نہ ہونے سے عمومی بے روزگاری واقع نہیں ہوتی۔

۱۹۳۶ء میں لارڈ کینز نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "روزگار، سود اور زر کا نظریہ عمومی" میں کلاسیکی نظریہ کی تردید کی۔ ان کی رجائیت پسندی (Optimism) کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ منطقیانہ طور پر بے روزگاری بالکل ممکن ہے بلکہ کامل روزگار تو کبھی کبھی نصیب ہوتا ہے۔ان کا انداز فکر کم و بیش نصف صدی تک معاشی فکر پر غالب رہا۔ لیکن حال ہی میں کینز کے نظریات ترقی پذیر ممالک کے لئے بے کار اور بے فائدہ قرار دیے گئے ہیں۔بے روزگاری جیسے مسائل کے حل کے لئے طلب اور رسد کے دونوں پہلو درکار ہیں۔[23]

سیرت طیبہ سے رہنمائی:

ا۔ تعلق باللہ قائم کرنا:

سیرت طیبہ رہنمائی کرتی ہے کہ اگر اللہ تعالی سے تعلق قائم کر لیا جائے تو اللہ تعالی انسان کی مدد فرماتے ہیں اور اسے بے روزگاری سے چھٹکارا نصیب فرماتے ہیں۔اس سلسلہ میں ارشاد الٰہی ہے: وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى [24] اور تمہیں نادار پایا پھر مالدار کر دیا۔

اس آیت کی تفسیر میں سید ابو الاعلی مودودی لکھتے ہیں:

> "نبی ﷺ کے لئے آپؐ کے والد ماجد نے میراث میں صرف ایک اونٹنی اور ایک لونڈی چھوڑی تھی۔اس طرح آپؐ کی زندگی کی ابتدا افلاس کی حالت میں ہوئی۔ پھر ایک وقت آیا کہ قریش کی سب سے زیادہ مالدار خاتون حضرت خدیجہؓ نے پہلے تجارت میں آپؐ کو اپنے ساتھ شریک کیا، اس کے بعد انہوں نے آپؐ سے شادی کر لی اور ان کے تمام تجارتی کاروبار کو آپؐ نے سنبھال لیا۔اس طرح آپؐ نہ صرف یہ کہ مالدار ہو گئے بلکہ

23۔ محمد منظور علی شیخ، اصول معاشیات (لاہور: علمی کتب خانہ، ۱۹۹۹۔۱۹۹۸) ص: ۵۰۴۔۵۰۵۔۵۳۵۔۵۳۷

24۔ (الضُّحیٰ ۹۳: ۸)

آپؐ کی مالداری اس نوعیت کی نہ تھی کہ محض بیوی کے مال پر آپؐ کا انحصار ہو۔ان کی تجارت کو فروغ دینے میں آپؐ کی اپنی محنت و قابلیت کا بڑا حصہ تھا۔"[25]

۲۔بے روزگار افراد کی مالی معاونت:

سیرت طیبہ سے دوسری رہنمائی یہ ملتی ہے کہ زیر کفالت افراد بے روزگاروں کی مالی معاونت کریں۔جناب ابو طالب کی معیشت کا انحصار گلہ بانی پر تھا۔وہ زیادہ مالدار نہیں تھے۔چنانچہ نبی اکرمؐ نے دس سال کی عمر میں اپنے چچا کی مالی معاونت کے لئے اہل مکہ کی بکریاں چرائیں۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عن النبي ﷺ قال ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم فقال أصحابه وأنت فقال نعم كنت أرعاها على قراريط لأهل مكة [26] اللہ کے ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں پھر آپؐ کے صحابہ نے کہا اور آپؐ نے ؟آپؐ نے ارشاد فرمایا ہاں، میں نے قراریط پر اہل مکہ کی بکریوں کو چرایا ہے۔

۳۔غلاموں کو آزاد کروانا:

ظہور اسلام سے ہی مسلمانوں کو اس مسئلہ کا سامنا کرنا پڑا۔اس لئے کہ ایمان لانے والے اکثر صحابہؓ کرام غلام ،غریب اور مالی طور پر کمزور تھے۔اسلام قبول کرنے کی وجہ سے کئی غلاموں کو ان کے آقاؤں نے مصائب و آلام میں مبتلا کرنا شروع کر دیا۔ان مسلمان غلاموں کو حضرت ابو بکرؓ جیسے مالدار مسلمانوں نے خرید کر آزاد کر دیا۔

۴۔غیر مسلم حکومت کا تعاون:

عہد نبوی میں مسلمانوں نے دو مرتبہ حبشہ اور ایک مرتبہ مدینہ ہجرت کی۔مہاجرین اپنے تمام مال واسباب، مکان، کاروبار، زمینیں وغیرہ چھوڑ کر بے سروسامانی کی حالت میں حبشہ اور مدینہ پہنچے۔ہجرت حبشہ میں حبشہ کے لوگوں نے مسلمانوں کے ساتھ کافی تعاون کیا اور حکومتی سطح پر ان کی مدد کی گئی۔

۵۔مواخاۃ کے ذریعے بے روزگاری کا حل:

جبکہ ہجرت مدینہ میں آپؐ نے اپنی سیاسی بصیرت کی بنیاد پر مواخاۃ کے ذریعے بے روزگاری جیسے مشکل مسئلہ کو حل کیا۔ہر انصاری نے اپنے مال کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ اپنے مہاجر بھائی کے لئے وقف کر دیا۔بے

25۔ سید ابوالاعلی مودودی، تفہیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۰۱۶) ج:۶، ص:۳۷۳۔۳۷۴

26۔ صحیح بخاری، کتاب الاجارہ، باب رعى الغنم على قراريط، حدیث نمبر :۲۲۷۵، ج:۳، ص:۲۶۰

روزگاری کے حل کے لئے ایثار اور اخوت جیسے جذبات کا عملی مظاہرہ پیش کیا گیا۔ وہ خود بھوکے رہتے ہیں دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ خود پیاسے رہتے ہیں دوسروں کو پانی پلاتے ہیں۔ تاریخ انسانی ایسی اخوت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جس کے سامنے سگے بھائیوں کی محبت گرد اور دنیا کی تمام دوستیاں بے حقیقت ثابت ہوتی ہیں۔

۶۔ محنت کی حوصلہ افزائی:

بعض اشتراکیت پسند اور سامراج زدہ افراد اسلام پر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ وہ عوام کو امیروں کی خیرات پر جینا سکھاتا ہے اور ان سے خود اپنی قوت بازو کے سہارے جینے کا حوصلہ چھین لیتا ہے۔ حالانکہ اسلام جائز محنت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور خیرات کو اختیاری قرار دیتا ہے۔ بے روزگاری کے حل کے لئے آپؐ کی یہ حدیث ہماری بہت واضح رہنمائی کرتی ہے:

عن أنس بن مالك أن رجلا من الأنصار أتى النبي ﷺ يسأله فقال أما في بيتك شيء قال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتني بهما قال فأتاه بهما فأخذهما رسول الله ﷺ بيده وقال من يشتري هذين قال رجل أنا آخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم مرتين أو ثلاثا قال رجل أنا آخذهما بدرهمين فأعطاهما إياه وأخذ الدرهمين وأعطاهما الأنصاري وقال اشتر بأحدهما طعاما فانبذه إلى أهلك واشتر بالآخر قدوما فأتني به فأتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال له اذهب فاحتطب وبع ولا أرينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاء وقد أصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله ﷺ هذا خير لك من أن تجيء المسألة نكتة في وجهك يوم القيامة إن المسألة لا تصلح إلا لثلاثة لذي فقر مدقع أو لذي غرم مفظع أو لذي دم موجع۔[27]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی آپؐ کے پاس آیا، آپؐ سے سوال کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے؟ کہا کیوں نہیں، ٹاٹ ہے۔ اس کے بعض کو ہم پہنتے ہیں اور اس کے بعض کو ہم بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا دونوں چیزیں میرے پاس لاو۔ وہ دونوں چیزیں جا کر آپؐ کے پاس لایا۔ رسول اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی

27۔ سنن ابی داود، کتاب الزكاة، باب ماتجوز فيه المسالة، حدیث نمبر: ۱۶۳۵، ج: ۳، ص: ۴۶۱-۴۶۱

نے کہامیں یہ دونوں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دو یا تین مرتبہ اس طرح فرمایا۔ ایک آدمی نے کہامیں دو درہم دیتا ہوں۔ آپؐ نے وہ دونوں اس کو دے دیں۔ اس سے دو درہم لئے گئے۔ پھر انصاری کو دے کر فرمایا ایک درہم کا کھانا وغیرہ خرید لو اور اپنے گھر والوں کو دے اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ لایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس میں لکڑی ٹھونک دی اور فرمایا جاؤ اور لکڑیاں لا کر بیچا کرو۔ میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں۔ وہ آدمی گیا اور لکڑیاں لاتا ان کو بیچتا۔ ایک دن آیا اور اس کو دس درہم ملے تھے۔ اس نے چند دراہم سے کپڑا خریدا، کچھ کھانا خریدا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تیرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال کرنے سے تیرے چہرے میں برا نشان ہو۔ سوال کرنا تین اشخاص کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں۔ ایسا محتاج جس کی بے چارگی نے اسے زمین پر ڈال رکھا ہے یا ایسا شخص جس کے ذمہ بھاری قرض ہے جس کے اتارنے کی اس کو طاقت نہیں یا کسی خون والے کے لئے جو درد پہنچائے۔

محمد قطب کے نزدیک اس حدیث سے اسلامی مملکت کی درج ذیل بنیادی ذمہ داریوں پر روشنی پڑتی ہے:

1۔ پیغمبر اسلام ﷺ (یعنی سربراہ مملکت اسلامی) کو یہ احساس تھا کہ بے روزگار آدمی کو روزگار مہیا کرنا آپؐ کی ذمہ داری ہے۔

2۔ حضور اکرم ﷺ نے حالات کے مطابق اس آدمی کے لئے روزگار مہیا کیا۔

3۔ آنحضورؐ نے جب اس آدمی کو واپس آنے اور دوبارہ اپنے حالات سے مطلع کرنے کا حکم دیا، تو وہ بھی دراصل آپؐ کے اسی احساس ذمہ داری کا آئینہ دار تھا۔

سربراہ مملکت کا یہ احساس ذمہ داری جس کا جلوہ اسلام نے دنیا کو آج سے تیرہ سو (اب ۱۴۰۰) سال پہلے دکھایا تھا، جدید ترین معاشی اور سیاسی نظریات سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ بہر حال اگر مملکت اسلامی بے کار شہریوں کو روزگار مہیانہ کر سکے تو خزانہ عامرہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی معاشی حالت سدھرنے تک ان کی کفالت کرے۔ کیونکہ مسلمان تو خواہ ان کا اپنا معاملہ ہو یا ریاست اور دوسرے شہریوں کا، سب کے ساتھ فیاضانہ سلوک کرتے آئے ہیں!! [28]

---

[28]۔ محمد قطب، مترجم محمد سلیم کیانی، اسلام اور جدید ذہن کے شبہات (لاہور: البدر پبلیکیشنز، ۱۹۹۳) ص: ۱۶۶

۷۔ بھیک مانگنے کی مذمت:

آپؐ نے بھیک مانگنے کی مذمت فرمائی ہے۔ ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگنے کی بجائے محنت کرکے روزی کمانے کی تعلیم دی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال رسول الله ﷺ لأن يحتطب أحدكم حزمة على ظهره خير له من أن يسأل أحدا فيعطيه أو يمنعه [29] وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اس سے بہتر ہو جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے چاہے وہ اسے کچھ دے دے یا نہ دے۔

دوسری حدیث میں بھیک مانگنے اور سوال کرنے پر عذاب اخروی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم۔ [30]

آدمی ہمیشہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا بھی گوشت نہ ہوگا۔

۸۔ تاجر کی حوصلہ افزائی:

آپؐ نے تجارت کرنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور اس کے لئے دعا فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

عن عروة أن النبي ﷺ أعطاه دينارا يشتري له به شاة فاشترى له به شاتين فباع إحداهما بدينار وجاءه بدينار وشاة فدعا له بالبركة في بيعه وكان لو اشترى التراب لربح فيه [31] عروۃ البارقی کو آپؐ نے ایک دینار دیا کہ دو بکریاں خرید کر لاو۔ عروۃ البارقی نے ایک دینار سے دو بکریاں خرید لیں۔ ایک کو ایک دینار پر فروخت کر دیا اور دوسری کو ایک دینار کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپؐ نے عروۃ البارقی کی اس خرید پر برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد عروۃ البارقی اگر مٹی بھی خریدتا تو اس میں بھی نفع پاتا۔

غرض ان احادیث سے یہ تفصیل معلوم ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے محنت کی عظمت کو اجاگر کیا ہے۔ آپؐ نے ہاتھ پھیلانے، بھیک مانگنے اور گداگری کرنے کی بجائے محنت اور تجارت کرنے کو ترجیح دی ہے اور ان کی حوصلہ افزائی

29۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب كسب الرجل وعمله بيده، حدیث نمبر: ۲۰۸۲، ج:۳، ص:۱۶۷

30۔ صحیح بخاری، کتاب الزكاة، باب من سال الناس تكثرا، حدیث نمبر: ۱۴۸۶، ج:۲، ص:۳۴۷

31۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب سوال المشركين ان يريهم النبى آية، حدیث نمبر: ۳۶۳۴، ج:۴، ص:۵۴۳

فرمائی ہے۔ آپؐ نے معیشت کے ایسے بنیادی اصول عنایت فرمائے ہیں جو ایک چھوٹے سے کاروبار سے لے کر بڑے بڑے کارخانوں کے کاروبار تک ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ لیکن رزق حلال حاصل کرنے میں ناکام یا اپنے گھریلو خرچ سے کم رزق حاصل کرنے والے شخص کی مدد کرنا اسلامی فریضہ ہے۔

۹۔ قیدیوں کے لئے روزگار کی فراہمی:

غزوہ بدر میں مشرکین قیدیوں کا فدیہ کے بدلے رہائی کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فیصلہ مسلمانوں کی مالی کمزوری اور قرابت داری کے پیش نظر کیا گیا۔ فدیہ کی مقدار چار ہزار درہم تک مقرر کی گئی۔ لیکن جو فدیہ نہیں دے سکیں گے وہ اہل مدینہ کے دس دس بچوں کو تعلیم دیں گے۔ یہ تعلیم دینا فدیہ بن جائے گا اور اس کے بدلے اس قیدی کو رہا کر دیا جائے گا۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

> "اہل مکہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے جبکہ اہل مدینہ لکھنے پڑھنے سے واقف نہ تھے۔ اس لئے یہ بھی طے کیا گیا کہ جس کے پاس فدیہ نہ ہو وہ مدینے کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادے۔ جب یہ بچے اچھی طرح سیکھ جائیں تو یہی اس کا فدیہ ہوگا۔" [32]

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ تعلیم یافتہ قیدیوں کو روزگار فراہم کر کے رہائی کا پروانہ دیا گیا۔ یہ روزگار خاص کر ان قیدیوں کے لئے پیدا کیا گیا جو اپنا فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے۔

۱۰۔ روزگار کے نئے ذرائع:

آپؐ کے ذریعے روزگار کے چند نئے ذرائع فراہم کئے گئے۔ جن میں زکوٰۃ، عشر، مال غنیمت، جزیہ، عشور اور خراج شامل ہیں۔ زکوٰۃ کے ذریعے غریب بے روزگار مسلمانوں (مساکین) کی مدد کی جاتی ہے، جس کی بدولت وہ اپنا کوئی کاروبار شروع کر سکتے ہیں۔ ان میں سے مال غنیمت کے ذریعے آسودگی حاصل ہوئی۔ خمس یعنی مال غنیمت کے پانچویں حصے میں سے نبیؐ کے حصہ کو مسلمانوں کے اجتماعی مصالح میں خرچ کیا گیا۔

> قال انه لیس لی من الفیء شیء ولا هذا الا الخمس والخمس مردود فیکم
> فرمایا: بے شک میرے لیے فی میں سے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ سوائے خمس کے اور وہ خمس بھی تمہارے اجتماعی مصالح میں خرچ کر دیا جاتا ہے۔ [33]

---

[32]۔ مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم (لاہور: المکتبۃ السلفیہ، س ن) ص: ۳۱۴

[33]۔ سنن الصغری للنسائی، کتاب قسم الفیء، حدیث نمبر: ۴۱۷۷، ج:۶، ص: ۸۵۰

۱۱۔ سود کا خاتمہ:

عصر حاضر میں ہونے والی بے روزگاری سرمایہ داری نظام کی خامیوں میں شامل ہے۔ سود سرمایہ دارانہ نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے نبی مکرم ﷺ نے اپنی بیشتر احادیث میں سود کی مذمت فرمائی ہے۔ بعض علماء (جن میں علامہ رشید رضا مصری کا نام خاص طور پر شامل ہے) ربا الحدیث (یعنی وہ سود جس کا احادیث میں ذکر ہے) کے نام سے باقاعدہ ایک قسم بتائی ہے۔ ان میں سے بعض احادیث میں سود کو گناہ کبیرہ اور ہلاک کرنے والی چیز قرار دے کر اس سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

عن أبي هريرة ﷺ عن النبي ﷺ قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات. [34] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات چیزیں کون سی ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کرنا، ایسی جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام کر دیا ہو مگر حق کے ساتھ اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جنگ کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

بعض دیگر احادیث میں آپؐ نے سود کی وجہ سے ہونے والے عذابوں اور بعض عذابوں کا مشاہدہ بیان فرمایا:

عن سمرة بن جندب ﷺ قال قال النبي ﷺ رأيت الليلة رجلين أتياني فأخرجاني إلى أرض مقدسة فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد الرجل أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا فقال الذي رأيته في النهر آكل الربا۔ [35]

---

[34]۔ صحیح بخاری ،کتاب الوصایا، باب قول الله تعالی (ان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما انما ياكلون فى بطونهم نارا وسيصلون سعيرا) حدیث نمبر: ۲۷۶۶، ج:۴، ص:۲۷

[35]۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب آكل الربا وشاهد وكاتبه ، حدیث نمبر: ۲۰۸۵، ج:۳، ص:۱۷۳

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ : میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک مقدس سرزمین کی طرف لے چلے، یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے۔اس کے درمیان میں ایک شخص کھڑا تھااور نہر کے کنارے پر ایک شخص ہے۔اس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں،نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارے کی طرف آتا ہے، جس وقت نکلنا چاہتا ہے کنارے والا شخص اس کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ وہ پھر کر اپنی جگہ جا پہنچتا ہے، پھر جب نکلنا چاہتا ہے اسی طرح اس کے منہ پر پتھر مار مار کر اس کو اپنی جگہ لوٹا دیتا ہے، آنحضورؐ نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھا جس کو میں نے نہر میں دیکھا؟ فرمایا: سود خور۔

بعض احادیث میں آپؐ نے سودی کاروبار سے متعلق لوگوں پر لعنت فرمائی ہے:

عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الرباوموكله وشاهديه وكاتبه- [36] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود دینے والے اور سود کی گواہی دینے والوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

سود دولت کو چند ہاتھوں تک محدود کر دیتا ہے۔امیر کو امیر سے امیر تر جبکہ غریب کو غریب سے غریب تر بنا دیتا ہے۔پیدائش دولت پر چند خاص افراد، خاندانوں اور ممالک کی اجارہ داری ہوتی ہے۔معاشی توازن نہ ہونے کی وجہ سے وسائل رزق چند ہاتھوں کے اسیر بن جاتے ہیں۔مزدور کا شدید استحصال ہوتا ہے۔گردش دولت نہ ہونے کی وجہ سے غریب دولت کے فوائد حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔دولت کی مساوی تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے کا ایک بڑا طبقہ روزگار سے محروم ہو جاتا ہے۔اسی لئے اسلام نے سود کے مقابلے میں زکوٰۃ اور صدقات کو فروغ دیا ہے۔جہاں ایک طرف معاشی توازن قائم کیا جا سکے گا اور دوسری طرف گردش دولت کے نتیجے میں ایک عام آدمی دولت کے فوائد حاصل کر سکے گا۔

[36]۔ سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی اکل الربا، حدیث نمبر:۱۲۵۵، ج:۲، ص:۳۷۱

غرض بے روزگاری جیسے مسئلے کے حل کے لئے سیرۃ طیبہ ہماری، کامل اور جامع رہنمائی کرتی ہے۔اسلام کے معاشی نظام کو عملی طور پر نافذ کر کے ، سود اور اس کے مفاسد کو ختم کر کے ، زکوۃ اور صدقات ادا کر کے ، دولت کی مساوی تقسیم ، ایثار ، اخوت ، قرض حسنہ اور محنت کی عظمت کو اجاگر کر کے ہم اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔